خبروں کا جائزہ (جنوبی ایشیا)

21/09/2026

پاکستان کے حکمران مذہبی فریضے کی بات کیسے کر سکتے ہیں، جب ان کا واحد فریضہ امریکہ کی خدمت ہے؟

17 ستمبر کو پاکستان کی مسلح افواج کے ترجمان نے عرب نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا: ’’ہم حرمین شریفین اور مملکتِ سعودی عرب کے تحفظ کے لیے نہ صرف پُرعزم ہیں بلکہ ہم پہلے ہی وہاں موجود ہیں۔ ہم ان کے تحفظ کے لیے وہاں موجود ہیں۔‘‘

https://www.dawn.com/news/amp/2030830

تبصرہ:

پاکستان کے حکمران مذہبی فریضے کے بارے میں کیا جانیں؟ برسوں سے پاکستان کے مسلمان غزہ کے بچوں کو بچانے کے لیے اپنی مسلح افواج کو متحرک کرنے کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ برسوں سے یہودی مسلمانوں کی تیسری مقدس مسجد، قبلۂ اول مسجدِ اقصیٰ، پر حملے کر رہے ہیں، جبکہ ہندو کشمیر پر اپنے قبضے کو ہر طرح کے ظلم و جبر کے ذریعے مضبوط کرتے جا رہے ہیں۔ تو پھر ان فریب کار حکمرانوں کا وہ مذہبی فریضہ کہاں تھا؟

پاکستان کے حکمران جس واحد فریضے کو اہمیت دیتے ہیں، وہ امریکہ کی خدمت ہے۔ ٹرمپ اپنی بزدل فوج کے ذریعے ایران کو زیر کرنے میں ناکامی کے بعد، اب چاہتا ہے کہ مسلمان مسلمانوں سے لڑیں، تاکہ امریکہ ان کی تباہی کے ملبے پر اپنی بالادستی برقرار رکھ سکے۔ چنانچہ اب پاکستان کے حکمران مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے مذہبی فریضے کی بات کر رہے ہیں۔

اے پاکستان کے مسلمانوں اور اس کی مسلح افواج! کفار کے جھوٹے خادموں کی باتوں کو نظرانداز کرو۔ موجودہ مسلم ریاستوں کو ایک واحد اسلامی ریاست میں متحد کرنا ایک دینی فریضہ ہے۔ امریکی فوجی اڈوں، بشمول مکہ مکرمہ کے صوبے طائف میں موجود امریکی اڈے، اور اس کے اگلے مورچے، یعنی یہودی وجود، کے خاتمے کے لیے مسلح افواج کی جانب سے جہاد کرنا ایک دینی فریضہ ہے۔ امریکہ کے ایجنٹوں کو اقتدار سے ہٹانا ایک دینی فریضہ ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم ایک ایسی علاقائی جنگ کی آگ میں جھلس جائیں جس میں مسلمان، مسلمانوں سے لڑیں اور کفار امت مسلمہ پر فتح حاصل کریں، اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنا موقف واضح کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **﴿لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ﴾ ’’مومنوں کو چاہیے کہ وہ مومنوں کے بجائے کافروں کو اپنا دوست اور حلیف نہ بنائیں، اور جو ایسا کرے گا، اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں‘‘[سورۃ آل عمران: 28].**

یہ وقت امت کی بحری افواج کو شرپسند ہندو ریاست کے خلاف متحرک کرنے کا ہے

16 ستمبر 2026 کو پاکستان کی وزارتِ خارجہ نے بیان دیا: "وزارتِ خارجہ نے آج اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمیشن کے ناظم الامور (Charge d’ Affaires) کو طلب کیا اور 15 ستمبر 2026 کو پاکستان کے خصوصی اقتصادی زون (EEZ) میں بھارتی بحریہ کے ایک جہاز کی جانب سے انتہائی اشتعال انگیز اور ناقابلِ قبول کارروائی پر شدید احتجاج ریکارڈ کرایا۔"

https://mofa.gov.pk/press-releases/pakistan-lodges-strong-protest-over-indian-naval-provocation-in-its-exclusive-economic-zone

پاکستان کے حکمران کفار کی کسی بھی ناقابلِ قبول عسکری کارروائی پر اپنے ردعمل کو محض مذمت تک محدود رکھتے ہیں۔ مزید برآں یہ مذمت اس وقت سامنے آئی ہے جب پاکستان کے حکمرانوں نے انڈونیشیا کی بحریہ کی قیادت سے ملاقات کی اور 'ملٹی نیشنل میری ٹائم ڈیفنس کولیشن' (MMDC) میں شمولیت اختیار کی، جس میں بنگلہ دیش، مصر، سعودی عرب اور ترکیہ شامل ہیں۔ کیا مسلمانوں کی مشترکہ بحری افواج اس ہندو ریاست کو زیر کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں، جو پاکستان کی پانی کی فراہمی کے معاملے پر اشتعال انگیزی سے باز نہیں آتی اور اپنے آلہ کاروں کے ذریعے علاقائی عدم استحکام کو ہوا دیتی ہے؟

تاہم، پاکستان کے حکمرانوں نے اپنے عسکری فیصلوں کا اختیار واشنگٹن کے سپرد کر دیا ہے، جس نے یہ طے کیا ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج صرف "انسدادِ دہشت گردی" کے دائرہ کار میں ہی کارروائی کر سکتی ہیں۔ واشنگٹن ہندو ریاست کو کوئی ایسی سرکش یا دہشت گرد ریاست نہیں سمجھتا جو موقع ملتے ہی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس، وہ چین اور امتِ مسلمہ کے ساتھ اپنے تنازعات میں ہندو ریاست کو اپنا اتحادی سمجھتا ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو! تم کفار کی مسلسل جارحیت کے سامنے بے بس تماشائی نہیں ہو۔ اگر تم میں تبدیلی لانے کی طاقت نہیں ہے، تو تمہیں ان لوگوں سے تبدیلی کا مطالبہ کرنا چاہیے جن کے پاس یہ طاقت موجود ہے۔ تمہیں پاکستان کی مسلح افواج میں موجود اپنے تمام رشتہ داروں اور دوستوں سے رابطہ کرنا چاہیے۔ تمہیں امریکہ کے ساتھ اتحاد اور انسدادِ دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی مذمت کرنی چاہیے۔ تمہیں مطالبہ کرنا چاہیے کہ وہ اپنی قیادت میں موجود غداروں کو ہٹائیں اور ایسے خلیفہ کا تقرر کریں جو کفار کے خلاف فتوحات میں امت کی افواج کی قیادت کرے۔ اور جب فوجی افسران پوچھیں کہ تبدیلی لانے کے لیے انہیں کن کے ساتھ کام کرنا چاہیے، تو انہیں 'حزب التحریر' کی طرف رہنمائی کریں؛ اور اللہ تعالیٰ آپ کی یہ کاوش قبول فرمائے۔

مسلمانوں کے خون اور قبلہ اول، مسجد اقصیٰ کی حرمت کا محافظ کون ہے؟

ایکسپریس ٹریبیون نے 16 ستمبر 2026 کو رپورٹ کیا کہ "آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے کہا ہے کہ پاکستان، سعودی عرب اور ترکی کے درمیان "مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ" کی کوئی علاقائی خواہشات نہیں ہیں اور یہ خالصتاً دفاعی نوعیت کا ہے، اجتماعی ڈیٹرنس کو یقینی بنانے کے لیے۔ اجتماعی روک تھام پر مبنی اور "کوئی جارحانہ، کوئی مداخلت، کوئی جارحانہ عنصر" نہیں تھا اور فطرت میں خالصتاً دفاعی تھا۔

https://tribune.com.pk/story/2629518/makkah-defence-pact-has-no-regional-aspirations-aimed-at-collective-deterrence-dg-ispr

حتیٰ کہ پاکستان کی عسکری قیادت سرکاری طور پر یمن میں سعودی عرب اور ایران کے پراکسیوں کے درمیان تنازعہ میں مداخلت کرنے سے گریزاں ہے، وہ ایک ایسا بیانیہ بنا رہی ہے کہ اسلام کے قبلہ دوم، کعبہ کا دفاع ایک فرض ہے۔

کیا پاکستان کے فوجی کمانڈر ہمارے قبلہ اول، مسجد اقصیٰ کو بھول چکے ہیں؟ انہوں نے پاکستان کے مسلمانوں کے غزہ کی حمایت میں برسوں سے متحرک ہونے کے مطالبے کو نظر انداز کیا۔ پھر یہی کمانڈر اب سعودی عرب میں امریکی اڈوں اور ٹرمپ کے خادم محمد بن سلمان (MBS) کی حفاظت کے لیے جھوٹ کا جال بچھا رہے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے درمیان ایک طویل جنگ کی تیاری کر رہے ہیں، جس میں مسلمان امریکہ کے اڈوں، بشمول امریکی فارورڈ بیس یعنی یہودی وجود، کو محفوظ بنانے کے لیے مسلمانوں کو قتل کریں گے۔

اور کیا پاکستان کے فوجی کمانڈر مسلمانوں کے خون کی حرمت کو بھول گئے ہیں؟ عبداللہ بن عمرو نے کہا: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكِ» "میں نے آپ ﷺ کو کعبۃ اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ کعبہ کو دیکھ کر فرما رہے تھے "آپ کی خوشبو کتنی اچھی ہے اور آپ کی حرمت کتنی عظیم ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، مومن کی حرمت آپ کی حرمت سے زیادہ ہے۔ [ابن ماجہ اور طبرانی]

اے پاکستان کے مسلمانو اور اس کی مسلح افواج! خلافت راشدہ قائم کر کے اس واضح خیانت کو روکو تاکہ امت کو حملہ آور کفار کے خلاف متحرک کیا جا سکے۔

پیٹرول کا بحران صرف عالمِ اسلام کے اتحاد، اہم آبی گزرگاہوں (اسٹریٹس) پر کنٹرول اور عوامی ملکیت سے متعلق شرعی حکم کے ذریعے ہی حل کیا جا سکتا ہے

حکومت نے منگل، 15 ستمبر 2026 سے پیٹرول کی قیمت میں 4.42 روپے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل (HSD) کی قیمت میں 6.10 روپے فی لیٹر مزید اضافہ کر دیا ہے، جو پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل چھٹا اضافہ ہے۔

https://www.brecorder.com/news/40439446/govt-raises-petrol-price-by-rs442-diesel-by-rs610

پاکستان کے مسلمان ایندھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے بوجھ تلے دبے جا رہے ہیں۔ پوری دنیا میں مسلمان اسی طرح کی مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ پیداواری مراکز سے منڈیوں تک نقل و حمل کے بڑھتے ہوئے اخراجات نے بھی خوراک اور دیگر اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے میں کردار ادا کیا ہے۔

تاہم، مسلمانوں کے پاس اپنی سرزمینوں میں ایندھن کے وافر ذخائر موجود ہیں، چاہے وہ تیل ہو یا گیس۔ ان کے پاس دنیا کی اہم آبی گزرگاہوں (اسٹریٹس) سے تیل اور گیس کے ٹینکروں کی نقل و حمل کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے، جن میں سے آبنائے ہرمز (Strait of Hormuz) صرف ایک مثال ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سنت یہ طے کرتی ہے کہ ایندھن (وقود) عوامی ملکیت ہے، اور اس کی جنس اور قیمت کا مقصد امتِ مسلمہ کے مفاد کا تحفظ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شرعی قانون مسلم سرزمینوں کو ایک ریاست کے طور پر متحد کرنے کا حکم دیتا ہے، لہٰذا اپنے ہی خطوں سے تیل اور گیس کی درآمد پر بھاری بلوں کی ادائیگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، کیونکہ پورا عالمِ اسلام ایک ہی خطۂ ارضی ہے۔

تو پھر، مسلمان اتنے طویل عرصے سے اس مشکل اور ناانصافی کو کیسے قبول کرتے رہے ہیں؟ حکومتی نظام اور اپنی متحد ریاست، یعنی خلافتِ راشدہ، سے اللہ تعالیٰ کے شرعی قانون کے فقدان کے باعث پیدا ہونے والی ناانصافی کے سینکڑوں واقعات کو مسلمانوں نے کیسے قبول کر لیا ہے؟ ایسے آثار موجود ہیں کہ مسلمان موجودہ نظاموں اور حکومتوں سے بیزار ہو چکے ہیں۔ انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک احتجاجی تحریکیں جاری ہیں۔ کسی بڑے سیاسی زلزلے کے خدشے کو بھانپتے ہوئے، مسلمانوں کے حکمران مزید ظالم اور جابر ہو گئے ہیں۔ تمام احتجاجی تحریکوں کا ایک ہی مطالبہ ہونا چاہیے: نبوت کے نقش قدم پر خلافتِ راشدہ کے دوبارہ قیام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے شرعی قانون کا نفاذ۔

حجاز کی سرزمین کو دوسری خلافت راشدہ کا ایک ستون ہونا چاہیے، ٹرمپ کے نئے مشرق وسطیٰ کا ستون نہیں

13 ستمبر کو، پاکستان کے وزیر اعظم کے دفتر نے کہا، "وزیراعظم اور سعودی ولی عہد کے درمیان ٹیلیفونک رابطہ ہوا۔ وزیر اعظم نے سعودی عرب کے شہری اور اقتصادی انفراسٹرکچر پر حوثیوں کے حالیہ حملوں کی کی شدید مذمت کا اعادہ کیا۔"

https://x.com/PakPMO/status/2099107632380616918

اسلام حجاز سے شروع ہوا اور پوری دنیا میں پھیل گیا۔ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن جزیرہ نما عرب کے مشرق اور مغرب تک پہنچا، جس نے فارس اور رومی سلطنتوں کی فتح کی بنیاد رکھی۔ تاہم آج حجاز کے حکمران نے حجاز کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا مرکز بنا رکھا ہے۔ پاکستان کے حکمران اب ٹرمپ کے ایجنٹ محمد بن سلمان (ایم بی ایس) کی مدد کر رہے ہیں تاکہ ایک نیا مشرق وسطیٰ قائم کیا جا سکے، جس میں اتحاد کے جال میں یہودی وجود کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لایا جائے۔ اتحاد کے اس جال کو کسی بھی ایسی مسلم ریاست پر دباؤ ڈالنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو امریکہ کی مکمل ماتحتی کے خلاف مزاحمت کرتی ہے، جیسا کہ ایران اور یمن میں اس کی علاقائی پراکسیز کر رہے ہیں۔

مسلمانوں کے درمیان جنگیں امت مسلمہ کے لیے تباہی کا باعث ہوں گی کیونکہ تنازع کے تمام فریق قوم پرستی کی بنیاد پر لڑتے ہیں اور بعض اوقات فرقہ واریت بنیاد پر بھی۔ یہی وجہ ہے کہ ایران اور عراق کی جنگ آٹھ سال تک جاری رہی۔ آج مسلم ریاستوں کے درمیان جو بھی لڑائی چھڑ رہی ہے وہ زیادہ دیر تک نہیں رہے گی۔ مسلمانوں کے درمیان جنگوں میں صرف کافر اور منافق ہی فاتح ہوتے ہیں۔

مسلمانوں کو ایک واحد طاقتور مسلم ریاست میں خلافت راشدہ کو دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ خلافت حجاز کو اسی طرح بحال کرے گی جیسا کہ یہ صدیوں سے تھا، امت مسلمہ کا ایک ستون۔ خلافت تمام مسلم ریاستوں کو ایک واحد ریاست کے طور پر متحد کرے گی جس پر اسلام کی حکمرانی ہوگی۔ خلافت مسلم دنیا میں امریکی فوجی موجودگی کو ختم کر دے گی، بشمول اس کے فارورڈ بیس، یہودی وجود۔ لہٰذا مسلمانوں کو حزب التحریر کے شباب کے ساتھ دنیا و آخرت میں بھلائی کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔

مقبوضہ فلسطین اور مقبوضہ کشمیر کے میدانِ جنگ میں فتح اور شہادت کی طلب مسلم افواج پر شرعی فرض ہے

12 ستمبر 2026ء کو پاکستان کی مسلح افواج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) نے رپورٹ کیا کہ عسکری قیادت "میجر راجہ عزیز بھٹی شہید، نشانِ حیدر کے 61 ویں یومِ شہادت پر انہیں باوقار انداز میں خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے اور ان کی غیر معمولی شجاعت، قیادت اور عظیم قربانی کو سلام پیش کرتی ہے۔"

[https://www.ispr.gov.pk/press-release-detail?id=7784]

کفار کے خلاف قتال کے دوران شہادت حاصل کرنا صرف یادگاریں منانے کے لیے نہیں، بلکہ یہ ان لوگوں کے لیے مشعلِ راہ ہے جو جنت الفردوس میں رسول اللہ ﷺ کی دائمی معیت کے خواہاں ہیں۔ جبکہ دوسری طرف، مسلمانوں کی موجودہ عسکری قیادت نے کفار کے خلاف قتال کو ترک کر دیا ہے، حتیٰ کہ وہ فلسطین، کشمیر اور ایران پر حملے کر رہے ہیں۔

کفار سے قتال کرنے کی بجائے—جو مسلمانوں کو متحد کرتا ہے اور منافقین کو بے نقاب کرتا ہے—وہ اپنی افواج کو امریکی انسدادِ دہشت گردی کے پرچم تلے مسلمانوں ہی کے خلاف لڑنے کا حکم دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندو ریاست اور اس کے حواریوں کی پسپائی کا آغاز مسلح افواج کی جانب سے مقبوضہ کشمیر کی آزادی کے لیے جہاد کے اعلان کے ساتھ ہی ہوگا۔

اب وقت آ گیا ہے کہ مسلم افواج جہاد کے شرعی فریضے کو پورا کریں۔ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ﴾ "بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔" [سورة الصف 61:4]

اے علمائے پاکستان!

مسلح افواج سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنی قوت کا رخ کفار کی طرف موڑیں اور ہر اس تلوار کو توڑ دیں جو اہل ایمان کی طرف اٹھے۔ حنفی فقہ کی مشہور کتاب "بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع" میں بیان کیا گیا ہے: أما الجهاد في اللغة فعبارة عن بَذل الجهد وفي عرف الشرع يستعمل في بَذل الوُسع والطاقة بالقتال في سبيل الله عز وجل بالنفس والمال واللسان أو غير ذلك "لغت میں جہاد سے مراد جدوجہد اور کوشش کرنا ہے۔ اور عرفِ شرع میں اس کا استعمال اللہ عزوجل کی راہ میں اپنی جان، مال، زبان یا اس کے علاوہ دیگر وسائل کے ذریعے اپنی تمام تر طاقت و وسعت کو قتال میں صرف کرنے کے لیے ہوتا ہے۔"